نظرِ ثانی شدہ ایڈیشن 2019ء

دین اسلام میں

عیدالاضحیٰ اور قربانی کی اہمیت

(احکام و مسائل قربانی)

از

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور

Ph: 0092-42-36307714 , 36369089 , Web: www.rahimia.org

کراچی کیمپس: رحیمیہ ہاؤس، A.16 موریہ خان سوسائٹی، عقب سٹار گیٹ، نزد ائیر پورٹ شاہراہِ فیصل، کراچی 021-34600001 , 0092-021-34600000

سکھر کیمپس: فلیٹ نمبر 111، 1st فلور، رائل اپارٹمنٹ ریس کورس روڈ سکھر۔ فون: 0092-71-5615185

ملتان کیمپس: رحیمیہ ہاؤس، 30/A، سٹریٹ نمبر 02، خان کالونی، چونگی نمبر 07 ایل ایم کیو روڈ، ملتان۔ فون: 0092-61-6212021

راولپنڈی کیمپس: رحیمیہ ہاؤس، N.A-7، سوینتھ روڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون: 0321-5181929 , 0321-5181875

www.rahimia.org

ادارہ رحیمیہ میں اجتماعی قربانی کا انتظام

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ادارہ رحیمیہ لاہور میں اجتماعی قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اپنے یا اپنے دوستوں اور احباب کے قربانی کے جانور میں حصص رکھنا چاہیں، وہ ادارہ کے دفتر سے رابطہ کر کے اپنا نام درج کروالیں۔ گائے میں قربانی کے ایک حصہ کی قیمت بھی دفتر ادارہ سے معلوم کر کے جمع کرادیں۔

منجانب: مجلس منتظمہ ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام پمفلٹ : دین اسلام میں عیدالاضحیٰ اور قربانی کی اہمیت (احکام ومسائل قربانی)

مرتب : حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیۃ

ناشر : رحیمیہ مطبوعات 33/A کوئینز روڈ، لاہور

قیمت :

نوٹ:

جو اصحابِ خیر دینی مسائل سے واقفیت بہم پہنچانے کے لیے اس پمفلٹ کو دینی جذبے سے لوگوں میں تقسیم کرانا چاہیں، ان کے لیے اس کی قیمت 1000 روپے سینکڑہ ہوگی۔ اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ اور دنیا و آخرت کا نفع اُٹھائیں۔

ناظم مطبوعات: ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

دین اسلام میں قربانی کی اہمیت

قربانی؛ حضرت ابراہیمؑ کی سنت

قربانی امامِ انسانیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، جسے دین اسلام میں جاری کردیا گیا ہے۔ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے سوال کیا:

”مَاهٰذِهِ الْأَضَاحِیُ؟“ یہ قربانی کیا ہے؟ آپؐ نے ارشادفرمایا: ”سُنَّةُ أَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ.“ ”تمھارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رائج کردہ طریقہ ہے۔“(1)

امامِ انسانیت حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے اولوالعزم پیغمبر ہیں۔ انھوں نے نوعِ انسانیت کی دنیاوی و اُخروی فلاح وترقی کے لیے ایسے فطری اصولِ دین واضح کیے ہیں، جو بعد میں آنے والے تمام انبیا علیہم السلام کی شریعتوں کی بنیاد رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آپؐ کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط (24:2) (بے شک میں آپ کو انسانیت کے لیے امام (اصول وضابطے مقرر کرنے والا رہنما) بنانے والا ہوں۔)

ملّتِ ابراہیمیہ حنیفیہ اوراس کے مقاصد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قائم کردہ اصولِ انسانیت پر قائم ملت کو ”ملّتِ ابراهیمیه حنیفیه“ کہا جاتا ہے۔ تمام انبیا علیہم السلام کی بعثت اوران پر نازل ہونے والی کتابوں کے مقاصد اوران کے نتائج بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

www.rahimia.org

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ (24:57) (بے شک ہم نے واضح دلائل دے کر اپنے رسولوں کو بھیجا اور ان پر کتاب اور میزان (عدل و انصاف کی ترازو) اُتاری، تاکہ انسانیت عدل وانصاف پر قائم ہو جائے۔)

امامِ انسانیت حضرت ابراہیم علیہ السلام سمیت تمام انبیا علیہم السلام کا مقصد تعلق مع اللہ کے ساتھ انسانیت کے لیے عدل وانصاف کا نظام قائم کرنا رہا ہے۔ یہ تمام حضرات اسی مقصد کے لیے جدوجہد اور کوشش کرتے رہے۔

ملّتِ ابراہیمیہ کی اتباع کا حکم

بعد میں آنے والے تمام انبیا علیہم السلام کو اسی ''ملّتِ إبراهيميه حنيفيه'' کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی ملت کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے:

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ (123:16) (پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ ملت ابراہیمؑ حنیفی کی اتباع کریں۔)

دینِ اسلام حقیقت میں ابراہیم علیہ السلام کی تحریکِ حنیفیت کے اصولوں کی کامل اتباع کا نام ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (161:6)

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ

(آپ کہہ دیجیے! کہ بے شک میرے ربّ نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کی ہے۔ اور وہ ایک مُنضَبِط دین ہے۔ جو ملتِ ابراہیمی حنفی پر قائم ہے۔)

ابراہیمی تحریک کے دو مراکز

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انسانیت کو اللہ تعالیٰ سے جوڑنے اور انھیں عدل وانصاف پر رکھنے کے لیے تحریکِ حنیفیت چلائی۔ آپؑ نے اس تحریک کے دو مراکز قائم فرمائے:

(ا) پہلا مرکز وادیٔ مکہ میں ''بیت اللہ الحرام'' ہے، جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پہلے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر قائم کیا۔ اس مرکز کے آخری

www.rahimia.org

نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً انسانیت کی ترقی کا پہلا مرکز ہے۔ قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ (96:3) (انسانیت کے فائدے کا سب سے پہلا گھر مکہ مکرمہ میں بنایا گیا۔)

(۲) دوسرا مرکز ''بیت المقدس'' ہے، جسے انھوں نے اپنے دوسرے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام کی قیادت میں قائم کیا۔ جو بعد میں حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعتوں کا مرکز ومنبع بن کر ظہور پذیر ہوا۔

ملّتِ ابراہیمیہ کے شعائر

انسانیت کی فلاح و بہبود کے ان مراکز کے قیام کے سلسلے میں ان حضراتِ انبیا علیہم السلام کو اپنی جدوجہد اور قربانی کے حوالے سے جو ابتلا وآزمائش اور مشکل مقامات پیش آئے، وہ انسانی تاریخ کے سنہرے واقعات ہیں۔ آئندہ آنے والے تمام ادیان میں ان اہم واقعات کو شعائر (روشن علاماتِ) دین قرار دیا گیا ہے۔ ان بزرگوں نے دینِ حنیفی کے قیام کے لیے جو لازوال کام کیے ہیں، ان سے فطرتِ انسانیت پر غلط ماحول اور نظام کے اثرات پر مبنی قفل ٹوٹتے ہیں۔ اصولِ حنیفی سے نوعِ انسانیت کے بنیادی جوہر کُھلتے ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونے سے تزکیۂ قلوب، تصفیۂ باطن کے ساتھ غلبہ دین کے مظاہر سامنے آتے ہیں۔ اور یوں انسانی معاشرے میں عدل وانصاف اور تقویٰ و پاکیزگی کا وہ اعلیٰ معیار سامنے آتا ہے، جو رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے منارۂ نور اور روشن صراط مستقیم کے طور پر جانا جاتا رہے گا۔

شعائر اللہ کی تعظیم اور ان کی اہمیت

ملّتِ إبراهيميه حنيفيه میں ان شعائر کی بڑی اہمیت ہے۔ ان کی عظمت اور بڑائی کے حوالے سے خود حضرت حق جل مجدہ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ (32:22)

(جس نے اللہ کے شعائر کی تعظیم کی، بے شک یہ دلوں کے ادب اور تقویٰ کی بات ہے۔)

اس حوالے سے حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

www.rahimia.org

''شعائر اللہ کی عظمت اور ان کے ذریعے سے تقرُّب بارگاہِ الٰہی کا حصول شریعتِ اسلام کی اصل بنیاد ہے۔ ''شعائر اللّٰہ'' سے مراد ایسے ظاہری امور محسوسہ ہیں جن کے ذریعہ نوعِ انسانیت میں اللہ کی عبادت اور اس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو، اور اجتماعی زندگی کی شیرازہ بندی قائم ہو جائے۔ چناں چہ شعائر انہی چیزوں کو قرار دیا گیا ہے، جو نوعِ انسانی کے طبعی اور فطری تقاضوں کے مطابق ہیں، تاکہ ان سے تعلق مع اللہ قائم ہو جائے اور وہ طبیعت میں راسخ ہو جائیں۔''

حضرت شاہ صاحبؒ نے مزید فرمایا:

''لیس المقصود بالذّات فی العنایة التّشریعة حال فردٍ، بل حال جماعة، کأنّها کلّ النّاس، و لِلّٰہ الحجّة البالغة.'' (2)

(شریعت کے نفاذ کا اصل مقصد کسی ایک فرد کی حالت کو سامنے رکھنا نہیں ہے، بلکہ اصل مقصد جماعت کی حالت کو سامنے رکھنا ہے۔ گویا کہ اس جماعت میں کل انسانیت سما جائے۔ اس طرح انسانیت پر اللہ کی حجت پوری ہو جائے۔)

بڑے ''شعائر اللہ'' چار ہیں

حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں: بڑے ''شعائر اللہ'' چار ہیں:

(۱) القرآن (۲) الکعبه (۳) النّبی (۴) الصّلوٰة (3)

امامِ انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''ان چاروں شعائر کو اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ:

1۔ جب کوئی فرد (یعنی نبی) اللہ کے حکم سے ''ملاءِ اعلیٰ'' کی تعلیم دنیا میں قائم کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہو تو اس شخصیت کو ''رسول اللّٰہ'' کہا جاتا ہے۔

2۔ ملاءِ اعلیٰ کی الٰہی تعلیمات جس کتاب میں لکھی ہوئی ہوں تو وہ ''کتاب اللّٰہ'' ہے۔

3۔ وہ مکان، جسے ''رسول اللّٰہ'' نے ''کتاب اللّٰہ'' کی تعلیم کے لیے اپنا مرکز بنایا، ''بیت اللّٰہ'' کہلاتا ہے۔

www.rahimia.org

4۔ ''کتاب اللّٰہ'' کی اساس پر ''بیت اللّٰہ'' کا رُخ کر کے ''رسول اللّٰہ'' کی تعلیم سے جو جامع ہیئت اور عبدیت کی حالت پیدا ہوتی ہے، اس کا نام ''الصّلٰوۃ'' ہے۔ (گویا یہ ''صلٰوۃِ رسول اللّٰہ'' ہے۔ رسول اللہ کی نماز کے نمونے پر تمام مسلمانوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''صلّوا کما رأیتمونی اُصلّی'' (تم نماز ایسے پڑھو، جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔)

یہ ''بیت اللّٰہ'' وہی ہے، جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حنیفیت کی تعلیم کے لیے اپنے مرکز کے طور پر قائم کیا۔ یہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ ''بیت اللّٰہ'' کے قریب ''صفا'' اور ''مروہ'' دو پہاڑ ہیں۔ ان دونوں مقامات کی (تحریکِ حنیفیت اور) ''بیت اللّٰہ'' کی تاریخ میں ایسی بڑی عظمت ہے، جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

''مروہ'' وہ مقام ہے، جس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مروہ کے بارے میں حضورؐ نے عمرہ میں فرمایا تھا کہ: ''یہ قربان گاہ ہے۔'' جیسا کہ ''مؤطا امام مالک'' سے ثابت ہے۔ (4) اس لیے ''مروہ'' بھی شعائر اللہ میں سے ہے۔

جہاں تک ''صفا'' کا تعلق ہے، اگرچہ اس کی تاریخ ہم بھول گئے ہیں، البتہ غالب گمان یہ ہے کہ ''صفا'' کی تاریخی عظمت اس حوالے سے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہوکر لوگوں کو حج کی دعوت دی تھی۔ یعنی حنفی تحریک کی تعلیم دی تھی۔ اس کی تاریخ کے حوالے سے ہم اپنی نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ واقعہ بھی جانتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ پر یہ آیت اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (214:26) (آپ اپنے قبیلہ قریش کو ڈرایئے) نازل ہوئی تو آپؐ ''صفا'' پر کھڑے ہوئے۔ اور اپنے قبیلے کو پکارا: ''اے بنی عبدالمطلب! اے بنی عبدِ مناف!'' اس پر ابولہب نے کھڑے ہوکر آپؐ کا انکار کیا۔ یہ واقعہ دعوتِ قرآنی کی تحریک میں اپنا ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے اس مقام پر کھڑے ہو کر ایک دفعہ اس پہاڑ کی طرف اشارہ کیا، جو صفا کے بالمقابل تھا۔ اور فرمایا کہ: ''اگر میں تمھیں یہ بتلاؤں کہ ایک بہت بڑا لشکر اس وادی میں تم

www.rahimia.org

پر حملہ آور ہونے کو ہے، کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' تو لوگوں نے کہا تھا: ''ہاں! اس لیے کہ ہمیں آپ کے بارے میں سوائے بھلائی کے اور کوئی تجربہ نہیں۔'' آپؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ: ''میں تمھیں بڑے سخت عذاب کی خبر دیتا ہوں۔'' چناں چہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کا لشکر اسی وادی کی طرف سے حملہ آور ہوا۔ اور جنھوں نے اس دن انکار کیا تھا، وہ مسلمان ہوئے اور آپؐ سے اس حال میں بیعت کی، جب کہ آپ صفا پر اُسی جگہ کھڑے تھے۔ اور جب انقلابِ مکہ کا ظہور ہوا تو اسی پہاڑ پر کھڑے ہوکر آپؐ نے یہ دعا مانگی:

''**الحمد للّٰہ الّذی أنجز وعدہٗ، ونصر عبدہٗ، وھزم الأحزاب کُلَّہٗ**''

''سب تعریفیں اسی خدا کے لیے ہیں، جس نے اپنا (غلبے کا) وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی امداد کی اور تمام باطل جماعتوں کو شکست دی۔''(5)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے یہ شعائر، حنفی تحریک کی ان اساسیات میں سے ہیں، جنھیں قائم کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس سے دینِ حنیف کو دنیا میں غالب کرنے والی جماعت انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نظریۂ فکروعمل اور جہدوکردار کی پوری تاریخی عظمت ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ اور یوں نوعِ انسانیت کو کامیاب بنانے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

ان شعائر کی اساس پر ماہِ ذی الحجہ کے اہم اعمال

اسی حوالے سے **ملّتِ إبرھیمیه حنیفیه** کے انبیاؑ کی سنت زندہ کرنے کے لیے ذی الحجہ کے ماہِ مبارک میں کئی عبادات وفرائض شعائرِ دین میں سے قرار دیے گئے ہیں:

1۔ تمام صاحبِ استطاعت مسلمانوں پر پوری زندگی میں ایک دفعہ اس ماہِ مبارک ذی الحجہ میں حجِ بیت اللہ الحرام کو فرض قرار دیا گیا۔
2۔ ۱۰/ ذی الحجہ عیدالاضحیٰ کے دن دو رکعت نمازِ عیدالاضحیٰ پڑھنا واجب قرار دیا گیا۔
3۔ اسی طرح مقیم اور صاحبِ نصاب مال دار پر دسویں ذی الحجہ سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک جانور کی قربانی کرنا واجب کیا گیا۔
4۔ عشرۂ ذی الحجہ (ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں) میں ذکر اللہ اور عبادات وطاعات

وغیرہ اعمالِ صالحہ کی فضیلت واہمیت وارد ہوئی ہے۔

5۔ ایامِ تشریق (نوویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک) میں ہر باجماعت نمازِ فرض کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق یعنی:

"اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد"

کہنا واجب قرار دیا گیا ہے۔

ان اُمور پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں دینِ حنفی کے ماننے والے مسلمانوں کی ایک ایسی اجتماعیت قائم ہوتی ہے۔ جو شعائرِ دین پر عمل کر کے ایک طرف اپنے قلوب میں ذاتِ باری تعالیٰ کی عظمت ومحبت اور عشق پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اور دوسری طرف اعلیٰ مقاصد کے لیے قربانی پیش کرنے اور خدمتِ انسانیت پر مبنی غلبۂ دین کے مظاہر سامنے آتے ہیں۔

عیدالاضحیٰ کی اہمیت

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

''دنیا میں ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ جس میں وہ اپنی قومی ترقی میں کردار ادا کرنے والے رہنماؤں کی سیرت وکردار کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اپنے دین و مذہب کے اہم واقعات کی عظمت اور اس کی یاد مناتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے بھی دو دن عید کے لیے مقرر کیے ہیں: ایک عید الفطر، دوسرے عید الاضحیٰ۔ ان دونوں عیدوں کا مقصد ملّتِ ابراہیمیہ حنیفیہ کے شعائر کی عظمت پیدا کرنا ہے۔ ان دنوں میں زیب و زینت اور عمدہ لباس زیب تن کرنے کے ساتھ ساتھ ذکر اللہ اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے، تاکہ مسلمانوں کا کوئی اجتماع محض کھیل کود بن کر نہ رہ جائے۔ اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے مقصد سے خالی نہ رہے۔

خاص طور پر عید الاضحیٰ وہ تاریخی دن ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اعلیٰ مقاصد کی خاطر قربان کرنے کے لیے پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں انعام کے طور پر ''**ذبحِ عظیم**'' کا

www.rahimia.org

فدیہ عطا فرمایا۔ عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنے میں ملّتِ حنیفیہ کے اماموں (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام) کے حالات وکیفیات کو سمجھنا ہوتا ہے۔ کہ انھوں نے کس جرأت و ہمت سے اپنی جان اور اپنا مال اللہ کی اطاعت کے لیے پیش کیا اور اس پر صبر و استقامت ظاہر فرمائی، اسے سمجھنا اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ بیدار کرنا ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ ایک شہر میں عید کے عظیم الشان اجتماع کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اس سے مسلمان جماعت کی شان وشوکت اور دین کے غلبے کا اظہار ہو۔"(6)

تربیت اور تزکیے کے حوالے سے قربانی کی اہمیت

ماہِ ذی الحجہ میں دسویں تاریخ سے بارہویں تاریخ تک کے دنوں کا سب سے بڑا نیک عمل قربانی کرنا ہے۔ چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمِ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ. وَاِنَّهٗ لَيَأْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا، وَ اَشْعَارِهَا، وَاَظْلاَفِهَا. وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا." (7)

(حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: "آدم کی اولاد کا کوئی عمل، اس عمل سے زیادہ اللہ کو محبوب نہیں، جو وہ قربانی کے دن، قربانی کا جانور ذبح کر کے اور اس کا خون بہا کر کرتا ہے۔ بے شک قربانی دینے والا قیامت کے دن قربانی کے جانور کے سینگ، اس کے بالوں اور اس کے کُھروں (کے بدلے میں دیے جانے والے اجر وثواب) کے ساتھ آئے گا۔ اور بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو جاتا ہے (اور قبول کر لیا جاتا ہے)۔ پس لوگو! خوش دلی سے قربانی کیا کرو!)

ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور اقدس ﷺ سے قربانی کے فوائد

www.rahimia.org

اور اس کی فضیلت کے بارے میں دریافت فرمایا:

"فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟" اس قربانی کرنے میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ" ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اُون (یعنی جس میں بال بہت ہوتے ہیں) کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: "بكلّ شعرة من الصُّوف حسنة" کہ اُون کے ہر بال کے بدلے میں بھی نیکی ہے۔"(8)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی سنت ادا کرتے ہوئے ماہِ ذی الحجہ میں قربانی کرنا بڑا اونچا عمل ہے۔ اس ایک عمل صالح میں تربیت وتزکیے کے بے شمار پہلو ہیں۔ انسان اپنی جان کے بدلے میں قربانی دے کر اپنے ہر ہر عضو اور اَنگ اَنگ سے بارگاہِ الٰہی کے حضورِ عبودیت اور فدویت کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح دین کے اعلیٰ مقاصد کے لیے جان تک قربان کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اس سے خواہشاتِ نفسانی ٹوٹتی ہیں۔ اپنی جان کا فدیہ اللہ کے حضور پیش کر کے حُبِّ جاہ (نفسانی شہرت کی محبت، جو نفس کے تکبر اور غرور سے پیدا ہوتی ہے) پر چوٹ لگتی ہے۔ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں قربان کر کے اور محتاجوں میں تقسیم کر کے حُبِّ مال (سرمایہ پرستی) ختم ہوتی ہے۔ چوں کہ اس سے بداَخلاقی پر مبنی عادتوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور عمدہ اَخلاق جنم لیتے ہیں، اس لیے سچے جذبے کے ساتھ دی جانے والی قربانی کے ہر ایک بال کے بدلے میں ایک خُلقِ حسن پیدا ہوتا ہے اور انعامِ الٰہیہ سے مستفید ہوتا ہے۔

قربانی سے دلوں کا تقویٰ مطلوب ہے

جانور کی قربانی سے محض اس کا خون بہانا اور گوشت کھانا ہی مطلوب نہیں، بلکہ انسانی قلوب کا تقویٰ اللہ کو مطلوب ہے۔ قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط (37:22)

(اللہ تعالیٰ کے یہاں قربان کیے ہوئے جانوروں کا نہ گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، لیکن اللہ کے حضور تمھارے دلوں کا ادب اور تقویٰ پہنچتا ہے۔)

www.rahimia.org

دین اسلام کے ہر حکم پر صحیح عمل کرنے کے نتیجے میں انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے، اور تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں سے بُرے اَخلاق اور غلط اعمال وافعال ختم ہوں۔ اور اچھے اخلاق، عمدہ رویے اور درست اعمال وافعال پیدا ہوں۔ انسان کی نیت درست ہو۔ اور بدنیتی پر مبنی منفی سوچ اور غلط رویے اور بُرے اعمال ختم ہوں۔ یوں دین کے تمام اعمالِ صالحۂ ظاہر وباطن کا ادب اور ان کے تزکیے وتربیت کا کام کرتے ہیں۔

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی اہمیت

جس طرح ماہِ رمضان انسانی قلوب کی تربیت وتزکیے میں بڑا اَکسیر ہے اور اس کے اختتام پر عید الفطر انعامِ الٰہی کے دن کے طور پر منائی جاتی ہے، اسی طرح ماہِ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن انفرادی اور اجتماعی طور پر انسان کی ظاہری اور باطنی تربیت وتزکیے کے دن ہیں۔ اس ماہِ مبارک میں جہاں صاحبِ استطاعت لوگ حج جیسی عظیم عبادت ادا کرتے ہیں، وہاں باقی مسلمان بھی اس ماہ کے آغاز کے دس دنوں میں عبادات و طاعات میں مشغول رہ کر بڑے فوائد وثمرات حاصل کر سکتے ہیں۔ چناں چہ شریعتِ مطہرہ میں عشرۂ ذی الحجہ (ماہِ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن) کی بڑی فضیلت اور اہمیت ہے۔ ان ایام میں کی گئی عبادات کے فوائد و ثمرات اور اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

”عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ”مامن أیّام، العمل الصّالح فیھنّ أحبّ إلیٰ اللّٰہ من ھٰذہ الأیّام العشرۃ.“ قالوا: یارسول اللّٰہ! و لا الجھاد فی سبیل اللّٰہ؟ قال: ”و لا الجھاد فی سبیل اللّٰہ إلاّ رجل خرج بنفسہٖ ومالہ فلم یرجع من ذٰلک بشیء.“ (9)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک عمل کیے گئے دنوں میں سے کوئی دن اللہ تعالیٰ کو اتنے پسندیدہ نہیں ہیں، جتنے ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن اللہ کو محبوب ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جہاد فی سبیل اللہ والے دن بھی اتنے

www.rahimia.org

پسندیدہ نہیں ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ والے دن بھی ان دنوں کے برابر نہیں ہیں۔ ہاں! البتہ اگر کوئی جہاد کرنے والا اپنی جان اور اپنا مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور انھیں واپس لے کر نہ لوٹا (یعنی جان قربان کردی اور شہید ہوگیا اور مال دین کے غلبہ کے لیے خرچ کردیا۔)

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے باقی دنوں میں کوئی عملِ صالح کیا جائے اور اس کے فوائد وثمرات حاصل ہوں، اگر ایسا ''عمل صالح'' ذی الحجہ کے ان دس دنوں میں کیا جائے تو اس کے نتائج وثمرات اور اَجر وثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔ اس حدیثِ مبارک میں ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں دین کے تمام اعمالِ صالحہ کو پوری توجہ، فدویت اور رجوع الی اللہ کے ساتھ سرانجام دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ان دنوں کو جہاد فی سبیل اللہ والے دنوں سے بھی زیادہ محبوب قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جہاد ظلم ختم کرنے اور دین اسلام کے عادلانہ نظام کو غالب کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ ان دنوں کے اعمال صالحہ (مناسکِ حج، تعظیم شعائر اللہ اور قربانی وغیرہ) سے بھی تحریکِ حنیفیت کے عادلانہ اصولِ فطرت کے غلبے کے اظہار کے لیے ہوتے ہیں۔ یہ اعمالِ صالحہ ایسے ہیں کہ جن سے دین اسلام کی بین الاقوامی اجتماعی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جس کے ذریعے سے ظلم کے خاتمے اور عدل کے غلبے کی جدوجہد کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک اور حدیثِ مبارک میں ارشادِ گرامی ہے:

''عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه عليه وسلّم: ''ما من أيّام أحبُّ إلیٰ اللّٰه أن يُّتعبّد له فيها من عشر ذی الحجّة، يعدل صيام كلّ يوم منها بصيام سَنَةٍ، و قيام كلّ ليلة منها بقيام ليلة القدر.'' (10)

(حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی دن اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں کہ جن میں اللہ کی عبادت اور خشوع وخُضوع اختیار کیا گیا ہو، جتنا ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن اللہ کو محبوب ہیں۔ ان میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے فوائد وثمرات کے برابر ہے۔ ان میں سے ہر رات کی عبادت کے نتائج لیلۃ القدر کے فوائد وثمرات کے برابر ہیں۔''

www.rahimia.org

اس حدیثِ مبارک میں ان دنوں میں روزے اور قیامِ شب کے انسانی قلوب واحوال پر مرتب ہونے والے نتائج وثمرات کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا ان دنوں کی عبادات انسانی قلوب کا تزکیہ کرنے اور تصفیۂ باطن میں بڑی نتیجہ خیز ہیں۔ ان دنوں میں تھوڑی سی توجہ اور دینی شعور کے ساتھ عمل کرنے سے برے اَخلاق اور رویے جلد ختم ہو جاتے ہیں۔ اچھے اور عمدہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ خواہشاتِ نفسانی پر زد پڑتی ہے۔ حُبِّ مال، حُبِّ جاہ کا بت ٹوٹتا ہے۔ اور اس کی جگہ جان ومال کی قربانی کا جذبہ صادقہ اور اچھے اَخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

تقویٰ کے نتائج؛ صحابہؓ کی اتباع کرنا ہے

ذی الحجہ کے ان ایام میں کیے گئے نیک اعمال کا نتیجہ تقویٰ کی صوت میں نکلنا چاہیے۔ اسی لیے انبیا علیہم السلام سے لے کر آج تک تمام مشائخ کرام انسانی قلوب میں تقویٰ و صلاح پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہے ہیں۔ ذکر اللہ سمیت تمام اَوراد و وظائف اور اعمالِ صالحہ اسی لیے کرائے جاتے ہیں تاکہ نیت درست ہو، بارگاہِ خداوندی کا ادب دل میں آجائے، تعلق مع اللہ کا جذبۂ صالحہ بیدار ہو جائے اور دین کے اعلیٰ مقاصد کا شعور وفہم پیدا ہوجائے۔ تقویٰ کے نتیجے میں سب سے اُونچا عمل صالح وہ ہے، جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اکثریت نے اپنی زندگی میں اختیار کیا۔ اسے بیان کرتے ہوئے قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ نے فرمایا:

> ''ذکر اللہ سے آثارِ ذکر پیدا ہوتے ہیں۔ اثنائے ذکر (ذکر کے دوران):
> 1۔ کسی کو نفل نمازوں سے اُنس ہوتا ہے۔ 2۔ کسی کو تلاوت قرآن سے۔
> 3۔ کسی کو تعلیم وتعلّم سے۔ 4۔ کسی کو کسی اور دینی کام سے۔
> 5۔ کسی کو مفادِ عامہ کے امور اور انتظامِ سیاسی سے (اُنس ہوجاتا ہے) کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر کو اسی سے لگاؤ تھا۔ جس کے ماتحت انھوں نے دنیا میں عدل وانصاف قائم کیا۔ اور رفاہِ عامہ کے کاموں کو سرانجام دیا۔''(11)

الغرض! عشرۂ ذی الحجہ میں اپنی مناسبت واستعداد کے مطابق مذکورہ اعمالِ صالحہ میں سے کسی بھی عمل میں پوری توجہ اور انہاک کے ساتھ مشغول رہنا، بارگاہِ الٰہی کا ادب پیدا کرنا اور

www.rahimia.org

تقویٰ کے حصول کی کوشش کرنا، باقی دنوں کے مقابلے پر اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ چناں چہ درست نظریے اور صحیح دینی شعور کے ساتھ عبادات اور دیگر اعمالِ صالحہ میں مشغول ہونا بہت سے فوائد وثمرات کو مرتب کرتا ہے۔

قربانی کا جانور ذبح کرنے کی دعا

یاد رہے کہ قربانی جیسی عظیم عبادت کو توجہ الی اللہ، سپردگی اور تسلیم و رَضا کے ساتھ سرانجام دینا چاہیے۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے قربانی ذبح کرتے وقت جو دُعا پڑھی ہے، وہ دین کی تعلیمات کا جامع شعور اور تحریکِ حنیفیت کے غلبے کا نظریہ واضح کرتی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دومینڈھے ذبح فرمائے۔ اور جب ان کو قبلہ رُخ لٹایا تو آپؐ نے یہ دعا پڑھی:

''اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا، وَمَااَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ.''(12)

(بے شک میں نے ''ملت ابراھیمیہ حنیفیہ'' کے اصول پر، اپنا رُخ اُس ذات کی جانب کرلیا، جس نے آسمان وزمین پیدا کیے اور میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میرے تمام اعمال اور میری زندگی اور میری موت اسی اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! (یہ) تیری طرف سے (عطا) ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کی طرف سے تیرے لیے (قربانی) ہے۔)

پھر آپ نے ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھ کر جانور ذبح فرمائے۔

ذبح کے بعد کی دعا

جانور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ''. (13)

(اے اللہ! میری اس قربانی کو قبول فرما۔ جیسے کہ تو نے اپنے حبیب محمد ﷺ اور اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کو قبول فرمایا تھا۔)

قربانی کے احکام و مسائل کی اہمیت

قربانی کی اسی اہمیت کی وَجہ سے گزشتہ 14 سو سالوں سے امتِ محمدیہؐ پورے تسلسل اور تواتر کے ساتھ اس پر عمل کر رہی ہے۔ اس لیے شریعت کے مطابق قربانی کے اَحکام و مسائل معلوم کرنا اور اس کے مطابق اس عبادت کو سرانجام دینا نہایت ضروری ہے۔ آئندہ صفحات میں قربانی کے مسائل واحکام بیان کیے جارہے ہیں۔ نیز عید الاضحیٰ اور تکبیراتِ تشریق سے متعلقہ احکام و مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں، تا کہ ماہِ ذی الحجہ کے تمام اعمالِ صالحہ کو درست طور پر سرانجام دینے کی توفیق نصیب ہو۔

آخر میں عیدالاضحیٰ سے متعلق حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خطبات میں سے دو خطبے یہاں پرشائع کیے جارہے ہیں۔ (14) تا کہ علمائے کرام اور خطبائے عظام بزرگانِ دین کے بیان کردہ خطبات کو ترجیحاً پڑھیں اور ان کے فوائد وثمرات سے پورے طور پر مستفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص اور پوری ہمت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! والحمد للّٰہ اوّلاً و آخراً

☆

www.rahimia.org

عیدالاضحیٰ اور قربانی کے احکام ومسائل

قربانی کے واجب ہونے سے متعلق مسائل

1۔ ہر ایسے مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر قربانی کرنا واجب ہے، جو عیدالاضحیٰ کے دن مقیم ہو اور صاحبِ نصاب' یعنی شریعت کی مقرر کردہ مال کی مقدار کا مالک ہو۔

2۔ صاحبِ نصاب وہ آدمی ہے، جس کے پاس شرعی نصاب:

(الف) ساڑھے سات تولہ خالص سونا، یا اُس کی قیمت کے برابر ضرورت سے زائد مال ہو۔

(ب) یا ساڑھے باون تولہ (52.1/2) خالص چاندی کا مالک ہو۔

3۔ اس مال کی ملکیت پر پورا سال گزرنا ضروری نہیں، بلکہ اگر ۱۰/ ذی الحج کی صبح صادق سے لے کر ۱۲/ ذی الحج کے غروبِ آفتاب تک کے تین دنوں میں اتنے مال کا مالک بن گیا تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔(15)

4۔ گھر میں موجود تمام افراد الگ الگ نصاب کے بقدر مالک ہوں تو ہر ایک پر علاحدہ سے قربانی کرنا واجب ہے۔ صرف گھر کے سربراہ کی طرف سے قربانی کر دینا سب کے لیے کافی نہ ہوگا۔

5۔ قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔ بیوی اور اولاد کی طرف سے واجب نہیں، بلکہ اگر نابالغ اولاد مال دار بھی ہو، تب بھی اس کی طرف سے قربانی کی جائے تو وہ نفل ہوگی، لیکن اس کے مال میں سے قربانی کرنا ہرگز جائز نہیں۔(16)

6۔ فقیر،محتاج اور مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں ہے۔(17)

7۔ ایسا قرض دار کہ اس کے پاس موجود مال کے عوض اس کا قرض ادا کیا جاسکتا ہو،

www.rahimia.org

اس پر بھی قربانی واجب نہیں ہے، لیکن اگر قربانی کر لے تو ہو جائے گی۔

8۔ جس نے قربانی کرنے کی نذر مانی پھر وہ کام ہوگیا جس کی نذر مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے، خواہ وہ مال دار ہو یا نہ ہو۔

قربانی کے جانوروں سے متعلق مسائل

1۔ شرعی طور پر درجِ ذیل عمروں کے صرف یہی جانور قربانی کے لیے مقرر ہیں:

نمبر شمار	قربانی کے جانور	مقررہ عمر
۱	اونٹ۔ اونٹنی۔	کم از کم پانچ سال
۲	بیل۔ گائے۔	کم از کم دو سال
۳	بھینسا۔ بھینس۔	کم از کم دو سال
۴	بکرا۔ بکری۔	کم از کم ایک سال
۵	دُنبہ۔ بھیڑ۔	کم از کم ایک سال

ان کے علاوہ کسی دوسرے جانور کی قربانی درست نہیں۔ [18] البتہ اگر بھیڑ یا دنبہ چھ ماہ سے بڑا اور سال بھر سے کم کا ہو، لیکن موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو، تو اس کی قربانی بھی ہوسکتی ہے۔ [19]

2۔ گائے، بھینس اور اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کر لیں تو بھی درست ہے، لیکن شرط یہ کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو۔ اور اس کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو۔ اگر کسی ایک حصے دار کی نیت صرف گوشت کھانے کی ہو یا تجارت کی ہو۔ تو کسی حصے دار کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔ [20]

3۔ چھوٹے جانور؛ بھیڑ، بکری، وغیرہ میں کئی آدمی شریک نہیں ہو سکتے، بلکہ ایک شخص کی جانب سے صرف ایک ہی جانور قربان ہوسکتا ہے۔

4۔ اگر گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمیوں سے کم شریک ہوئے، مثلاً پانچ آدمی یا چھے آدمی شریک ہوئے اور کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں، تب سب کی قربانی درست ہے۔ اور اگر آٹھ آدمی شریک ہوگئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی۔

www.rahimia.org

5۔ اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے نے اس کا حصہ گائے وغیرہ میں رکھ دیا تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی، البتہ اگر نفلی ہو تو جائز ہوگی۔

6۔ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت کے سات حصے بناتے وقت اندازے سے تقسیم نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اچھی طرح ٹھیک تول کر تقسیم کرنا چاہیے۔ اگر کوئی حصہ زیادہ یا کم رہا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا۔(21)

7۔ قربانی کا جانور صحیح اور بغیر کسی جسمانی عیب کے ہونا چاہیے۔ لہٰذا ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، جن میں درج ذیل عیب یا خرابیاں ہوں:

ا۔ اندھا یا کانا ہو۔

۲۔ بہت بیمار، بہت دُبلا پتلا، جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔

۳۔ اتنا لنگڑا کہ صرف تین پاؤں پر چلتا ہو، چوتھے پاؤں سے چل نہ سکتا ہو۔

۴۔ تمام یا اکثر دانت گر گئے ہوں یا سرے سے دانت ہی نہ ہوں۔

۵۔ پیدائشی کان ہی نہ ہوں یا کان تو ہوں، لیکن اکثر حصہ کٹا ہوا ہو (البتہ اُس جانور جس کے کان تو ہیں، لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی جائز ہے)۔

۶۔ مادہ جانور کے تھن بالکل نہ ہوں یا دوائی وغیرہ لگا کر خشک کر دیے گئے ہوں۔ بھیڑ، بکری کا صرف ایک تھن ہو۔ گائے، بھینس اور اونٹنی کے صرف دو تھن ہوں۔

۷۔ جس جانور کا سینگ جڑ سے اُکھڑ گیا ہو (البتہ جس جانور کے پیدائشی ہی سینگ نہ تھے یا سینگ تھے اور ٹوٹ گئے تو اس کی قربانی جائز ہے)۔

۸۔ جانور خنثیٰ ہو، یعنی اُس کے نر یا مادہ ہونے کا پتہ نہ چلتا ہو۔

قربانی کرنے کے ایام اور اوقات

1۔ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارھویں تاریخ کے شام (غروب آفتاب) تک قربانی کرنے کا وقت ہے۔ جس دن چاہے قربانی کرے لیکن بہترین دن دسویں تاریخ کا دن ہے۔ پھر گیارھویں تاریخ اور پھر بارھویں تاریخ ہے۔

www.rahimia.org

2۔ نمازِ عیدالاضحیٰ ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ جب لوگ نمازِ عید الاضحیٰ پڑھ لیں، تب قربانی کرنا چاہیے۔

3۔ قربانی کرنے والے کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک حجامت نہ بنوائے تا کہ حاجیوں سے مشابہت ہو جائے۔[22]

ذبح اور گوشت سے متعلق مسائل

1۔ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو ذبح کے وقت سامنے کھڑا ہونا بہتر ہے۔ اگر خود ذبح نہ کرے یا ذبح کے وقت سامنے نہ کھڑا ہو تو قربانی کی ادائیگی میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

2۔ قربانی کا گوشت خود کھائے، اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور فقیروں اور محتاجوں کو خیرات کر دے سب جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کم از کم ایک تہائی حصہ خیرات کرے۔

3۔ قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو دینا بھی جائز ہے۔

4۔ نذر کی وَجہ سے واجب ہونے والی قربانی کا سارا گوشت فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم کرنا ضروری ہے، نہ خود کھائے نہ امیروں کو دے۔

5۔ قربانی کی کھال یا اس کی قیمت یا گوشت چربی/ چھیچھڑے وغیرہ قصاب کو ذبح کرنے اور کھال اُتارنے کے عوض دینا جائز نہیں ہے۔

6۔ قربانی کی کھال، جانور کے گلے کی رسّی وغیرہ سب چیزیں اللہ کے راستے میں خیرات کرنا چاہیے۔ اگر یہ چیزیں فروخت کر دیں تو ان کی قیمت خیرات کرنا لازم ہے، البتہ قربانی کی کھال اگر خود استعمال کرے، مثلاً جائے نماز بنا لے تو جائز ہے۔

تکبیر تشریق کے احکام

1۔ عرفہ یعنی نو ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک پانچ دن ''ایامِ تشریق'' کہلاتے ہیں۔ ان ایام میں با جماعت ادا کی جانے والی ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیرِ تشریق کہنا واجب ہے۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے:

''اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد''

www.rahimia.org

البتہ عورتیں یہ تکبیر آہستہ آواز سے پڑھیں۔

2۔ ۹/ذی الحجہ کی نماز فجر سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے بعد یہ تکبیرات کہی جائیں گی۔ یہ کل 23 نمازیں ہوئیں۔

3۔ نمار کے فوراً بعد تکبیرات کہنا چاہیے۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں۔ یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے، تب کہیں۔

4۔ نمازِ عید الاضحیٰ کے لیے گھر سے نکلیں تو راستے میں بلند آواز سے تکبیرِ تشریق کہنا چاہیے۔

5۔ نمازِ عید الاضحیٰ کے بعد بھی تکبیرِ تشریق کہنا بعض ائمہ کے نزدیک واجب ہے۔

عید الاضحیٰ کے احکام و مسائل

1۔ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ عید الاضحیٰ ہے۔ جس مسلمان پر جمعۃ المبارک کی نماز پڑھنا واجب ہے، عید الاضحیٰ کے دن اس پر جماعت کے ساتھ دو رکعت نمازِ عید الاضحیٰ بطورِ شکریہ کے پڑھنا واجب ہے۔

2۔ عید الاضحیٰ کے دن درجِ ذیل اعمال مسنون اور مستحب ہیں:

۱۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔　۲۔ شریعت کے مطابق اپنی آرائش کرنا۔

۳۔ غسل کرنا۔　۴۔ مسواک کرنا۔

۵۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے، جو پاس موجود ہوں، پہننا۔　۶۔ خوشبو لگانا۔

۷۔ عید کی نماز سے پہلے کوئی چیز نہ کھانا۔　۸۔ عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔

۹۔ عید گاہ صبح سویرے جانا۔　۱۰۔ عید الاضحیٰ کی نماز اول وقت پڑھنا۔

۱۱۔ عید گاہ جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر تشریق، یعنی:

"اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد" کہنا۔

۱۲۔ عید گاہ کی طرف پیدل جانا۔　۱۳۔ دوسرے راستے سے واپس گھر آنا۔

3۔ جہاں نمازِ عید پڑھی جائے، وہاں اس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے، نمازِ عید سے پہلے بھی اور نمازِ عید کے بعد بھی۔ ہاں نمازِ عید کے بعد گھر آ کر نفل نماز پڑھنا

www.rahimia.org

مکروہ نہیں اور نمازِ عید سے پہلے گھر میں بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

4۔ عورتیں اور جو لوگ کسی وَجہ سے نمازِ عید نہ پڑھیں، ان کا نماز عید سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

5۔ ایک شہر میں عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد جگہوں پر جائز ہے۔

نمازِ عید الاضحیٰ کا طریقۂ کار اور اس سے متعلق مسائل

1۔ سب سے پہلے نیت کرے کہ: ''دو رکعت واجب نماز عید الاضحیٰ چھ واجب تکبیروں کے ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔'' نماز کی ادائیگی کا طریقۂ کار یہ ہے:

پہلی رکعت: تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ امام اور مقتدی **سبحانک اللّٰھم** آخر تک پڑھیں۔ اس کے بعد امام تین مرتبہ **اللّٰہ اکبر** کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ہاتھ چھوڑ دے۔ آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ مقتدی بھی اس کی اقتدا کریں۔ اس طرح تین تکبیرات ادا کی جائیں گی۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان اتنا وقفہ ضروری ہے کہ تین مرتبہ **سبحان اللّٰہ** کہہ لے۔ اس کے بعد دیگر نمازوں کی طرح سورتِ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی جائے اور رکوع و سجود کیے جائیں۔

دوسری رکعت: امام پہلے قرأت کرے گا، اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح تین تکبیراتِ زائدہ ادا کی جائیں۔ ہر دفعہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیے جائیں۔ آخری تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑے ہوئے ہی رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور سجدوں کے بعد حسبِ معمول تشہد پڑھ کر نماز مکمل کریں۔

2۔ نماز عید الاضحیٰ کے بعد امام دو خطبے پڑھے گا۔ خطبہ پڑھنا سنت ہے اور خطبہ سننا واجب ہے، یعنی اس وقت بولنا، چلنا پھرنا اور نماز پڑھنا وغیرہ سب ناجائز ہے۔

3۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نمازِ عید نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے کہ نمازِ عید میں جماعت شرط ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص نمازِ عید میں شریک ہوا، پھر کسی وَجہ سے اس کی نماز فاسد ہوگئی ہو تو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا، نہ اس پر قضا واجب ہے۔ البتہ اگر فاسد ہونے والی نماز میں کچھ اَور لوگ بھی شریک ہیں تو پھر اُن کے لیے جماعت سے پڑھنا واجب ہے۔

www.rahimia.org

حوالہ جات

1۔ رواہ احمد فی مسندہٖ، حدیث نمبر19303، و ابن ماجہ، حدیث نمبر3127، ص722 و مشکوٰۃ، ص129، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
2۔ حجۃ اللہ البالغہ، باب تعظیم شعائر اللہ، جلد اول، ص146، طبع بیروت، لبنان۔
3۔ حجۃ اللہ البالغہ، باب تعظیم شعائر اللہ، جلد اول، ملخصا، ص145-146، طبع بیروت، لبنان۔
4۔ مؤطا امام مالک، باب ما جاء فی النحر فی الحج، حدیث نمبر1166۔
5۔ الہام الرحمٰن (عربی) از امامِ انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ 90-189، جلد 1، طبع حیدرآباد، سندھ۔
6۔ **حجة الله البالغه، العیدان،** جلد دوئم، ص479، طبع بیروت، لبنان۔
7۔ رواہ الترمذی، حدیث 1493، ص452 و ابن ماجہ، حدیث 3126، ص721، و مشکوٰۃ، ص128۔
8۔ رواہ احمد فی مسندہٖ، حدیث نمبر19303، و ابن ماجہ، حدیث نمبر3127، ص722، طبع بیروت و مشکوٰۃ، ص129، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
9۔ رواہ البخاری، حدیث نمبر969، والترمذی، حدیث نمبر757، طبع بیروت۔
10۔ رواہ الترمذی، حدیث نمبر758 و ابن ماجہ، حدیث نمبر1728، و مشکوٰۃ، ص128۔
11۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، ص172-173، طبع مکتبہ رشیدیہ، لاہور۔
12۔ رواہ ابن ماجہ، حدیث نمبر3121 و مشکوٰۃ، ص128، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
13۔ امام مسلم نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ نے ذبح کے بعد یہ دعا پڑھی: "**اللهم تقبل من محمد و آلِ محمد و من اُمة محمد**"، حدیث نمبر5091، طبع بیروت، لبنان۔
14۔ ان خطبات کے لیے دیکھیے "التفہیمات الالٰہیہ"، ص310، طبع شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدرآباد۔
15۔ ابن عابدین شامی، ردالمحتار، جلد6، ص312۔
16۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد6، ص199۔
17۔ شرح البدایہ، جلد4، ص443۔
18۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد6، ص199۔
19۔ شرح التنویر، جلد6، ص314۔
20۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد4، ص204۔
21۔ شرح التنویر، جلد5، ص310۔
22۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"**إذا دخل العشر و أراد أحدكم أن يضحّى فلايمس من شعره و لابِشرهٖ شياء.**"
رواه مسلم، حديث نمبر1977، و الترمذى، حديث نمبر1528، طبع بيروت.

☆

www.rahimia.org

خطبہ عیدالاضحیٰ

پہلا خطبہ

”اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد“

سُبْحَانَ مَنْ بَرَأَ النَّاسَ وَعَمَّهُمْ بِالإِحْسَانِ o وَخَصَّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ بِنِعْمَةِ الْآخِرَةِ وَدُخُوْلِ الْجَنَانِ o

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد،

سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَهْدِيْهِمْ إِلٰى مَقَامَاتِ الْعِرْفَانِ o وَ عَلَّمَهُمْ عَلٰى لِسَانِ الشَّرَآئِعِ وَ الْحِكَمِ وَ الْقُرْآنِ o

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد،

سُبْحَانَ مَنْ فَضَّلَهٗ وَاُمَّتَهٗ وِدِيْنَهٗ عَلٰى سَآئِرِالْاُمَمِ وَالْأَدْيَانِ o وَ وَضَعَ عَنْهُمُ الإِصْرَ وَالْأَغْلَالَ وَ طَهَّرَهُمْ عَنْ رِّجْزِ الْأَوْثَانِ o

www.rahimia.org

اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

سُبْحَانَ مَنْ وَعَدَ الْمُضَحِّيْنَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً بِالْفَضْلِ وَ الْاِمْتِنَانِ o وَجَعَلَ إِهْرَاقَ الدَّمِ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ، فَإِنَّهُ قَبْلَ الْاَرْضِ يَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ o

اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يُحْصِىْ نِعَمَهُ، وَ إِنْ سَعىٰ غَايَةَ جُهْدِهٖ كُلُّ اِنْسَانٍ o وَ كَانَ فِيْ كُلِّ شَعْرَةٍ مِنْ شُعُوْرِهٖ اَلْفُ فَمٍ، وَ فِيْ كُلِّ فَمٍ اَلْفُ لِسَانٍ o

اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

سُبْحَانَ مَنْ اَطَّتِ السَّمٰوٰتُ لِعَظْمَتِهٖ، وَانْقَادَ لِحُكْمِهِ الْقَمَرَانِ o سَبَّحَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ، وَخَضَعَ لِجَلَالِهِ الثَّقَلَانِ o

اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

سُبْحَانَ مَنْ لَهُ الْعَظْمَةُ، وَ الْكِبْرِيَآءُ، وَ النِّعْمَةُ، وَ الْاٰلَاءُ، وَهُوَ الْحَنَّانُ o وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، سُبْحَانَهُ مَنْ هُوَ مُقْتَدِرٌ دَيَّانٌ o

اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ شَهَادَةً

www.rahimia.org

خَالِصَةً مِنَ الْجَنَانِo

اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، أَفْضَلُ مَنْ بُعِثَ بِالْحُجَجِ وَ الْفُرْقَانِ o صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَ عَلىٰ آلِهٖ، وَ أَصْحَابِهٖ مَااسْتَدَارَ الزَّمَانُ، وَ تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِo

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِo وَ اُحَذِّرُكُمْ مَعْصِيَةَ اللّٰهِo وَ أُذَكِّرُكُمْ مَا كَانَ فِيْهِ أَنْبِيَآءُ اللّٰهِ، مِنْ بَذْلِ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِo

رُوِىَ أَنَّ سَيِّدَنَا إِبْرَاهِيْمَ ــــ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ التَّسْلِيْمِ ــــ: أَتَاهُ فِيْ مَنَامِهٖ اٰتٍ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأَمَرَهُ اَنْ يَتَقَرَّبَ إِلٰى اللّٰهِ بِذِبْحِ اَحَبِّ مَا عِنْدَهٗ، ثُمَّ رَوّٰى فِيْ اَمْرِهٖ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ o ثُمَّ عَرَّفَهٗ يَوْمَ عَرْفَةَo أَنَّ الْمُرَادَ ذِبْحُ وَلَدِهٖ o وَ أَنْ يَتَوَلّٰى ذٰلِكَ بِيَدِهٖ o فَانْتَهىٰ إِلٰى أَمْرِ رَبِّهٖo وَ أَطْفَأَ بِنُوْرِ رِضْوَانِهٖ نَارَ قَلْبِهٖ o وَ خَرَجَ بِإِبْنِهٖ إِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ إِلٰى حَيْثُ اُمِرَ o وَ أَعْلَمَهُ الْأَمْرَ الَّذِىْ قَدْ قُدِرَ، فَانْقَادَ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَ أَحْسَنَ التَّسْلِيْمَo وَ كَذٰلِكَ صُنْعُ مَنْ أَتَاهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍo

وَ أَبٰى إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا الإِمْضَاءَ لِحُكْمِ الْقَضَآءِ، حَتّٰى إِذَا تَلَّهٗ

www.rahimia.org

لِلْجَبِيْنِ o وَ أَخَـذَ الشُّفُرَةَ بِالْيَمِيْنِ o وَ أَهْـوٰى بِهَا إِلٰى نَحْرِهٖ مُعْلِناً بِـحَمْدِ اللّٰهِ، وَشُكْرِهٖ، وَ تَبَشَّشَ، وَ وَضَعَ السِّكِّيْنَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ o وَ لَمْ تُنَازِعْهُ مَحَبَّةَ وَلَدِهٖ o ضَجَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهُمَا بِالدُّعَآءِ o وَ عَجَّتِ الْـوَحْـشُ وَحْداً لَهُمَا بِالثَّنَآءِ o فَـلَـمَّـا وَجَدَهُ اللّٰهُ ثَابِتاً عَلٰى صِدْقِ النِّيَّةِ o وَقُـوَّةِ صَبْرِهٖ عِنْدَ حُلُوْلِ الْبَلِيَّةِ o نَادَاهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ (37:104،106)

وَ أَتَـاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْفِدْيَةِ o فعَمِدَ إِلَيْهَا بِالْمُدْيَةِ o فَـنَـحَرَهَا، وَ جَهَرَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ التَّكْبِيْرِ عَلَيْهَا إِعْلاناً o فَأَبْقَاهُ اللّٰهُ تَـعَـالٰى فِيْ عَقِبِهٖ سُنَّةً o وَ جَـعَـلَ عَلٰى أَشْرَفِ أَوْلاَدِهٖ وَاُمَّتِهٖ مِنَّةً o وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ (83:26) فَـقَـدْ قَـالَ الـلّٰـهُ عَـزَّ وَ جَلَّ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ (3:92).

عِبَـادَ اللّٰهِ! أَمَا اٰنَ لكم أَنْ تَقْلَعُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ أَ وَ لَا تَتَّعِظُوْنَ o أَمَـا حَـانَ لَـكُـمْ أَنْ تَـرْجِعُوْا إِلٰى عَلَّامِ الْغُيُوْبِ أَ وَ لَا تَـعْتَبِرُوْنَ o اُولٰٓـئِكَ بَـذَلُـوْا أَنْـفُسَهُـمْ لِـلّٰـهِ، وَ أَنْتُـمْ بِـالدَّرَاهِمِ وَ الدَّنَـانِيْرِ تَشُحُّوْنَ o اُولٰٓـئِكَ فَنُوْا عَنْ حُظُوْظِهِمْ لِلّٰهِ، وَ أَنْتُمْ فِيْ الْحُظُوْظِ مُنْهَمِكُوْنَ o

www.rahimia.org

وَا فَضِيُحَتَكُمُ مِنَ اللّٰهِ! إِذَا ابُتُلِيَ سَرَائِرُكُمُ، وَ امُتُحِنَ صِدُقُ مَا تَدَّعُوُنَ o وَ وُقِّفُتُمُ بَيُنَ يَدَيُهِ حُفَاةً، عُرَاةً، غُرُلاً، كَمَا بَدَاَكُمُ تَعُوُدُوُنَo وَ قَرَعَ اَسُمَاعَكُمُ قَوُلُهٗ تَعَالٰى:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (115:23)

وَ اللّٰهِ! لَئِنُ لَّمُ يَرُحَمُنَا رَبُّنَا، لَنَحُنُ الُهَالِكُوُنَo وَ إِنُ لَّمُ يَغُفِرُ لَنَا رَبُّنَا، لَنَحُنُ الُخَاسِرُوُنَ o إِنَّ أَحُسَنَ الُكَلَامِ، وَ أَبُلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الُمَلِكِ الُعَزِيُزِ الُعَلَّامِ o اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (68:3)

أَقُوُلُ قَوُلِيُ هٰذَا، وَ اَسُتَغُفِرُ اللّٰهَ لِيُ، وَ لَكُمُ، وَ لِسَائِرِ الُمُسُلِمِيُنَ اَجُمَعِيُنَ، إِنَّهٗ هُوَ الُغَفُوُرُ الرَّحِيُمُ o

اَللّٰهُ اَكُبَر اَللّٰهُ اَكُبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكُبَر اَللّٰهُ اَكُبَر وَلِلّٰهِ الُحَمُد.

☆

www.rahimia.org

دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ o وَنَسْتَعِیْنُہٗ o وَنَسْتَغْفِرُہٗ o وَ نُؤْمِنُ بِہٖ o وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ o وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا o وَ مِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا o مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ o وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ o ثَبِّتُوْا قُلُوْبَکُمْ بِالطَّاعَاتِ o وَ صَلُّوْا عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَحْیِ وَ الشَّفَاعَاتِ o

أَمَّا بَعْدُ: عِبَادَ اللّٰہِ! اُحْضُرُوْا ــــ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ــــ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ الْعَظِیْمِ لِصَلٰوتِکُمْ بِوَقَارٍ، وَ سَکِیْنَۃٍ، وَ اَجْمَلِ ھَیْئَۃٍ، وَ زِیْنَۃٍ o وَ کَبِّرُوْا بِالطَّرِیْقِ جَھْراً، وَعَظِّمُوْا شَعَآئِرَ رَبِّکُمْ o وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ (32:22) وَ اجْعَلُوْھَا مِنْ أَطْیَبِ ذَخَائِرِکُمْ o وَ اسْتَشْعِرُوا التَّقْوٰی فِیْ ضَمَآئِرِکُمْ o فَلَیْسَ یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا کَانَ خَالِصاً o لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (37:22)

www.rahimia.org

وَ اعْلَمُوْا! أَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ حُرٍ، مُّسْلِمٍ، وَّ مُقِيْمٍ، غَنِيٍّ، مَالِكٍ لِّلنِّصَابِ، الْفَاضِلِ عَنِ الْحَوَائِجِ الْأَصْلِيَّةِ، وَ لَوْ كَانَ غَيْرَ نَامٍ، وَ لَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ حَوْلٌ، أَنْ يُّضَحِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ إِلٰى ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ عَنْ نَّفْسِهٖ، لَا عَنْ طِفْلِهٖ، إِلَّا مِنْ مَّالِهٖ، شَاةً أَوْ سُبُعَ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍO وَ إِنَّمَا يُجْزِئُ ابْنُ حَوْلٍ مِّنَ الْمَعْزِ، وَ ابْنُ حَوْلَيْنِ مِنَ الْبَقَرِ، وَ خَمْسَةٍ مِّنَ الْإِبِلِ. وَ يَجُوْزُ الْإِبِلُ وَ الْبَقَرُ مِنْ وَّاحِدٍ إِلٰى سَبْعَةٍ، إِذَا أَرَادَ كُلُّهُمُ الْقُرْبَةَ، اِتَّفَقَتْ جِهَةُ الْقُرْبَةِ أَوِ اخْتَلَفَتْ. وَ يُقْسَمُ اللَّحْمُ وَزْناً، لَا جُزَافاً، إِلَّا إِذَا ضُمَّ مَعَهٗ مِنْ أَكَارِعَ وَ الْجِلْدِO

وَ تُجْزِئُ الْجَمَّآءُ الَّتِيْ لَا تَكُوْنُ لَهَا قَرْنٌ، وَ الْخَصِيُّO وَ لَا تُجْزِئُ الْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ، وَ الْعَرْجَآءُ الَّتِيْ لَا تَمْشِيْ إِلٰى الْمَنْسِكِ، وَ مَقْطُوْعُ الْأَكْثَرِ مِنْ ثُلُثِ الْأُذُنِ، أَوِ الْأَنْفِ، أَوِ الْإِلْيَةِ، أَوِ الذَّنَبِ، أَوِ الْعَيْنِO وَ يَأْكُلُ الْمُضَحِّيْ مِنْ لَحْمِ الْأُضْحِيَّةِ، وَ يُؤْكِلُ غَنِيًّا، وَ لَا يُنْقَصُ التَّصَدُّقُ عَنِ الثُّلُثِ O وَ يَتَصَدَّقُ جِلْدَهَا، أَوْ يَعْمَلُ مِنْهُ دَلْواً، أَوْغَرْباً، أَوْ يُبْدِلُهٗ بِمَا يَنْتَفِعُ بِهٖ بَاقِياً، وَ لَا يُعْطِيْ أَجْرَ الْجَزَّارِ مِنْهَاO

وَ يُكْرَهُ ذِبْحُ حَيْوَانٍ حُضُوْرَ حَيْوَانٍ اٰخَرَ، وَ تَرْكُ التَّوَجُّهِ

www.rahimia.org

اِلٰی الْقِبْلَةِ، وَ النَّخْعُ: أَیُ الذِّبْحُ الشَّدِیْدُ حَتّٰی یَبْلُغَ النُّخَاعَ، وَ السَّلْخُ قَبْلَ أَنْ یَّسْکُنَ عَنِ الْاِضْطِرَابِ .

وَ یُسْتَحَبُّ تَسْمِیْنُ الْأُضْحِیَةِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: ''سَمِّنُوْا ضَحَایَا کُمْ٥ فَإِنَّهَا عَلٰی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ٥'' وَ اسْتِحْسَانُ لَوْنِهَا، وَ إِحْدَادُ الشُّفْرَةِ قَبْلَ الإِضْجَاعِ، وَاَنْ یَّقُوْلَ:

''اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا، وَمَااَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لاَشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ.''

ثُمَّ یُضَجِّعُهَا مُتَوَجِّهاً إِلٰی الْقِبْلَةِ عَلٰی جَانِبِهَا الْأَیْسَرِ، وَ یَأْخُذُ السِّکِّیْنَ بِالْیَمِیْنِ، وَ یُمْسِکُ رَأْسَهٗ بِالْیَسَارِ، وَ یَضَعُ قَدَمَهٗ عَلٰی صَفَاحِهَا، وَ یَقُوْلُ: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ''، ثُمَّ یَذْبَحُ وَ یَقْطَعُ الْحُلْقُوْمَ، وَ الْمَرِیَّ، وَ الْوَدَجَیْنِ٥ ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْدَ الذِّبْحِ:

''اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ إِبْرَاهِیْمَ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ. عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلاَمُ.''

www.rahimia.org

قَـالَ أَصْـحَـابُ رَسُـوْلِ الـلّٰـهِ ﷺ: وَ مَـاهٰذِهِ الْأَضَـاحِیُ يَـارَسُـوْلَ الـلّٰـهِ؟ قَـالَ: ''سُـنَّةُ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ ـعَلَيْهِ السَّلَامُ ـ'' قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ.''

وَ اعْلَمُوْا! أَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيْمٍ بِمِصْرَ عَقِيْبَ كُلِّ فَرْضٍ أُدِّیَ بِجَمَاعَةٍ مُسْتَحَبَّةٍ مِنْ فَجْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰی عَصْرِ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يَّقُوْلَ مَرَّةً وَّاحِدَةً جَهْراً:

اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد،

وَ عَلٰی مُقْتَدِيْهِ بِلَاجَهْرٍ ○

قَـالَ الـلّٰـهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (56:33)

اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَ صَامَ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَ قَامَ○

وَ صَـلِّ عَـلٰـی جَـمِـيْـعِ الْاَنْـبِيَـاءِ، وَ الْـمُـرْسَـلِـيْـنَ، وَ الْمَلٰئِكَةِ الْـمُقَرَّبِيْنَ، وَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ (10:59)

www.rahimia.org

اَللّٰهُمَّ أَمْطِرْ شَآبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلٰى السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَ الْأَنْصَارِ، وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ، خُصُوْصاً عَلٰى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ:

اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيقِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِى الْغَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ،

وَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ قَامِعِ أَسَاسِ الْكُفَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ،

وَ عُثْمَانَ ذِى النُّورَيْنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْوَقَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ،

وَ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى أَسَدِ اللّٰهِ الْجَبَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ،

وَعَلٰى سَيِّدَىِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الإِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما،

وَ عَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةِ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا،

وَ عَلٰى اَمِيْرِ السِّيَاسَةِ وَ الْخِلاَفَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم،

وَ عَلٰى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْقُرَّآءِ وَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَ الْمُفَسِّرِيْنَ ہ وَ فُقَهَآءِ الْاِسْلَامِ وَ حُكَمَآءِ الدِّيْنِ ہ

وَ عَلٰى الْأُمَرَآءِ مِنَ الْخِلَافَةِ الْاُمَوِيَّةِ، وَ الْعَبَّاسِيَّةِ، وَ

www.rahimia.org

الْعُثْمَانِيَّةِ، وَسَآئِرِ السَّلاَطِيْنَ الْعَادِلِيْنَo

وَ عَلٰى كُلِ مَنِ اتَّبَعَهُمْ بِالإِحْسَانِ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ o رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(22:58)

اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الإِسْلاَمَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ بِإِقَامَةِ النِّظَامِ الْعَادِلِ.

اَللّٰهُمَّ وَ فِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى، وَ اجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَيْراً مِّنَ الْأُوْلٰى .

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ اجْعَلْنَا مِنْهُمْo

اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْo

عِبَادَ اللّٰهِ!ــ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ــ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (90:16)

اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْo وَ ادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْo وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى، وَ أَوْلٰى، وَ أَعَزُّ، وَ أَجَلُّ، وَ أَتَمُّ، وَ أَهَمُّ، وَ أَعْظَمُ، وَ أَكْبَرُ o

اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

☆

www.rahimia.org

قربانی کے موقع پر ادارہ کا تعاون کریں

ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) سے وابستہ احباب اور معاونین ملک بھر میں ادارہ کے لیے قربانی کی کھالیں جمع کرتے ہیں۔ متعلقین اور متوسلین اور دیگر تمام احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں چرمہائے قربانی اکٹھا کرنے کے لیے ملک بھر میں ادارہ کے قائم کردہ مراکز میں کارکنان اور معاونین رحیمیہ سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کوئی معاون رابطہ نہ کر سکے تو قربانی کی کھال خود پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نام معاون ادارہ رحیمیہ:

....

ایڈریس اور رابطہ نمبر:

....

مین کیمپس: اِدارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ رجسٹرڈ)

رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور

Ph: 0092-42-36307714 , 36369089 , Web: www.rahimia.org

کراچی کیمپس:	رحیمیہ ہاؤس، A.16 موریہ خان سوسائٹی، عقب سٹار گیٹ، نزد ائیر پورٹ شاہراہِ فیصل، کراچی 0092-021-34600000 , 021-34600001
سکھر کیمپس:	فلیٹ نمبر 111، 1st فلور، رائل اپارٹمنٹ ریس کورس روڈ سکھر۔ فون: 0092-71-5615185
ملتان کیمپس:	رحیمیہ ہاؤس، 30/A، سٹریٹ نمبر 02، خان کالونی، چونگی نمبر 07 ایل ایم کیو روڈ، ملتان۔ فون: 0092-61-6212021
راولپنڈی کیمپس:	رحیمیہ ہاؤس، N.A-7، سویلتھ روڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون: 0321-5181929 , 0321-5181875

www.rahimia.org

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ)

بانی

حضرت اقدس مولانا **شاہ سعید احمد** رائے پوری قدس سرہٗ السعید

مسندنشین چہارم خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

زیرِنگرانی

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ **عبدالخالق آزاد رائے پوری** دامت برکاتہم العالیہ

مسندنشین پنجم خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

پاکستان کے تاریخی شہر ''لاہور'' میں ادارہ ہذا گزشتہ ایک عرصے سے دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بحمداللہ تعالیٰ اس دینی مرکز میں:

- دین اسلام کے بنیادی عقائد اور شرعی احکام و مسائل کی تعلیم و رہنمائی۔
- تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لیے مشائخ رائے پور کے معمولات کی تلقین۔
- قرآنی اصولِ سیاست اور قرآنی اصولِ معاشیات و عمرانیات کی تعلیم و تربیت۔

کا کام فقہی بصیرت، قلبی توجہ اور قومی و ملی تقاضوں کے دینی شعور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔
اس کے لیے ادارہ ہذا میں درجِ ذیل تعلیمی و تربیتی سرگرمیاں اور مجالس و کلاسز جاری ہیں:

مجالس ذکر و فکر (روزانہ بعد نمازِ مغرب)	دورۂ حدیث شریف (سالانہ کلاس)
خطابات جمعۃ المبارک	دورۂ تفسیر قرآن حکیم (موسم گرما کی تعطیلات میں)
تربیتی سیمینارز کا انعقاد	چار سالہ علومِ اسلامیہ کلاس (برائے گریجوٹیس)
تخصص فی الفقہ والافتاء	ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم کلاس (بعد نمازِ عشا)
دارالافتاء والارشاد	درسِ قرآن (بعد نمازِ فجر)
تربیتی ورکشاپس (محاضرین و مدرسین کے لیے)	علومِ قرآنیہ کی ایک سالہ کلاس

www.rahimia.org